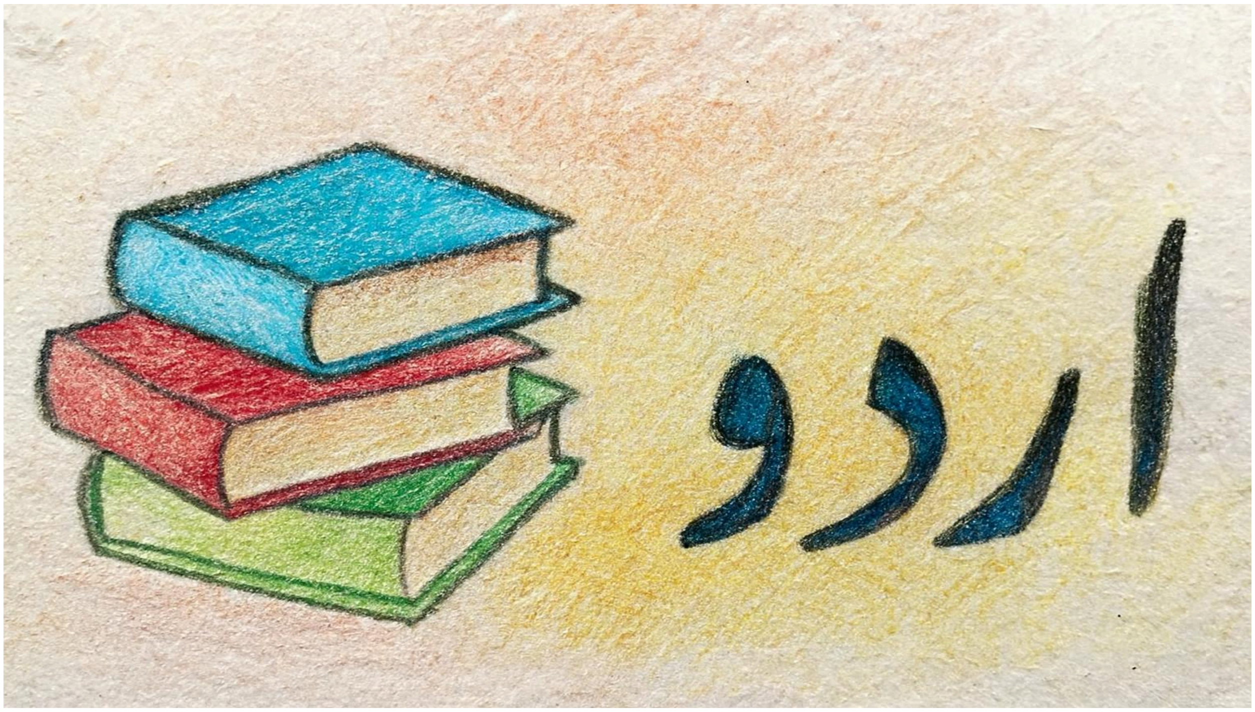

کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 8: ہوائی

بیگم اختر ریاض الدین (ولادت 1928ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. سبق "ہوائی" کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتا ہے؟

(ا) افسانہ

(ب) ناول

(ج) سفرنامہ ✅

(د) خاکہ

2. مصنفہ کو کس چیز سے سب سے زیادہ خوف تھا؟

(ا) تنہائی سے

(ب) سمندر سے

(ج) طویل ہوائی سفر سے ✅

(د) اجنبی ملک سے

3. ٹوکیو سے ہونولولو کے نیچے کون سا سمندر واقع ہے؟

(ا) بحرِ اوقیانوس

(ب) بحرِ ہند

(ج) بحرِ عرب

(د) بحر الکاہل ✅

4. مصنفہ کے شوہر کتنے عرصے پہلے ہوائی جا چکے تھے؟

(ا) ایک ماہ

(ب) دو ماہ

(ج) تین ماہ ✅

(د) چھ ماہ

5. مصنفہ کے ساتھ کون سی بیٹی سفر پر گئی؟

(ا) سب سے بڑی

(ب) سب سے چھوٹی ✅

(ج) درمیانی

(د) کوئی نہیں

6. مصنفہ نے کون سی ایئر لائن کا ٹکٹ بک کرایا؟

(ا) جاپان ایئر لائن

(ب) پی آئی اے

(ج) بی او اے بی اے (BOAC) ✅

(د) ایئر انڈیا

7. پہلی ٹھہراؤ کہاں ہوا؟

(ا) ٹوکیو

(ب) ہانگ کانگ

(ج) کلکتہ ✅

(د) دہلی

8. کلکتہ مصنفہ کے لیے کیوں اہم تھا؟

(ا) تعلیم کی وجہ سے

(ب) شادی کی وجہ سے

(ج) جائے پیدائش ہونے کی وجہ سے ✅

(د) ملازمت کی وجہ سے

9. کلکتہ میں مصنفہ کو کس چیز کا سامنا کرنا پڑا؟

(ا) خوش اخلاقی

(ب) مہمان نوازی

(ج) بدسلوکی ✅

(د) خاموشی

10. کلکتہ کے تجربے پر مصنفہ نے کس لہجے میں بات کی؟

(ا) سنجیدہ

(ب) طنزیہ ✅

(ج) رومانوی

(د) المیہ

11. کلکتہ کے بعد کہاں روانہ ہوئے؟

(ا) سنگاپور

(ب) ہانگ کانگ ✅

(ج) بنکاک

(د) سیول

12. ہانگ کانگ پہنچ کر مصنفہ کو کیسا محسوس ہوا؟

(ا) خوف

(ب) اداسی

(ج) تازگی اور خوشی ✅

(د) غصہ

13. ٹوکیو جانے والا جہاز کیسا تھا؟

(ا) نیا

(ب) خاموش

(ج) طوفانی راستے والا ✅

(د) خالی

14. جاپانی تاجر نے کس چیز کی پیش گوئی کی؟

(ا) آرام دہ سفر

(ب) جہاز کے اچھلنے کی ✅

(ج) لینڈنگ میں تاخیر

(د) بارش

15. مصنفہ نے ہوائی جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟

(ا) شوق میں

(ب) مجبوری میں

(ج) خوف کے باوجود شوق غالب آیا ✅

(د) بیٹی کے کہنے پر

16. ہوائی جانے کے لیے کون سی ایئر لائن استعمال کی؟

(ا) بی او اے سی

(ب) ایئر انڈیا

(ج) جاپان ایئر لائنز ✅

(د) پی آئی اے

17. ہوائی کا سفر کیسا رہا؟

(ا) خوفناک

(ب) تھکا دینے والا

(ج) بے حد خوش گوار ✅

(د) طوفانی

18. جہاز ہونولولو کس وقت اترا؟

(ا) شام چھ بجے

(ب) رات دس بجے

(ج) رات ساڑھے دس بجے ✅

(د) رات بارہ بجے

19. ہوائی کی روایت کیا ہے؟

(ا) تحفہ دینا

(ب) مٹھائی بانٹنا

(ج) پھولوں کے ہار پہنانا ✅

(د) تصویریں لینا

20. مصنفہ کے شوہر کہاں کام کرتے تھے؟

(ا) ہوائی یونیورسٹی

(ب) ایسٹ ویسٹ سینٹر ✅

(ج) سفارت خانہ

(د) اسکول

21. ایسٹ ویسٹ سینٹر کس مقصد کے لیے قائم کیا گیا؟

(ا) تجارت

(ب) سیاحت

(ج) مشرق و مغرب کے علماء کو اکٹھا کرنے کے لیے ✅

(د) فوجی تربیت

22. ایسٹ ویسٹ سینٹر کے سکالرز کو کیا سہولت ملتی تھی؟

(ا) امتحان

(ب) پابند کلاسز

(ج) مکمل آزادی ✅

(د) سخت نظم

23. ماہانہ وظیفہ تقریباً کتنا تھا؟

(ا) 500 ڈالر

(ب) 800 ڈالر

(ج) 1200–1000 ڈالر ✅

(د) 2000 ڈالر

24. ہوائی میں قدرتی حسن کی سب سے نمایاں چیز کیا تھی؟

(ا) صحرا

(ب) پہاڑ

(ج) سمندر اور سبزہ ✅

(د) عمارتیں

25. بحر الکاہل کا رنگ کیسا بیان کیا گیا؟

(ا) سیاہ

(ب) سرمئی

(ج) نیلا اور چمکدار ✅

(د) مٹیالا

26. ہنوما بے کس چیز کے لیے مشہور ہے؟

(ا) بازار

(ب) آبی مخلوق ✅

(ج) عمارات

(د) ہوٹل

27. ہوائی کی یونیورسٹی کس علم میں مشہور ہے؟

(ا) فلکیات

(ب) طب

(ج) علومِ سمندر ✅

(د) زراعت

28. سپر مارکیٹ کس چیز کی علامت ہے؟

(ا) سادگی

(ب) افلاس

(ج) امریکی سرمایہ داری ✅

(د) مشرقی ثقافت

29. سپر مارکیٹ میں کیا خاص بات تھی؟

(ا) کم اشیاء

(ب) محدود انتخاب

(ج) بے حد افراط ✅

(د) مہنگائی

30. مصنفہ نے پہلی خریداری میں کتنے ڈالر خرچ کیے؟

(ا) 20

(ب) 25

(ج) 30

(د) 32 ✅

31. سپر مارکیٹ میں بچوں کے لیے کیا سہولت تھی؟

(ا) کھیل کا میدان

(ب) نرسری ✅

(ج) اسکول

(د) سینما

32. شوہر نے فرنیچر کہاں سے خریدا؟

(ا) نئی دکان سے

(ب) مارکیٹ سے

(ج) خیراتی دکان سے ✅

(د) آن لائن

33. کار کا ماڈل کس طرح بیان کیا گیا؟

(ا) نیا

(ب) جدید

(ج) بہت پرانا ✅

(د) مہنگا

34. کار کے بارے میں مصنفہ کا تاثر کیا تھا؟

(ا) بے وفا

(ب) ناقابلِ اعتماد

(ج) وفادار ✅

(د) خطرناک

35. مصنفہ نے گھر کے کام کس طرح تقسیم کیے؟

(ا) سب خود

(ب) بیٹی سے

(ج) شوہر سے

(د) تینوں میں تقسیم ✅

36. مصنفہ کو لائبریریوں سے کیا شوق تھا؟

(ا) ناول

(ب) اخبارات

(ج) جزائر پر کتابیں ✅

(د) رسائل

37. ایسٹ ویسٹ سینٹر میں کیا چیز منع نہیں تھی؟

(ا) مطالعہ

(ب) تحقیق

(ج) آزادی سے گفتگو

(د) سب کچھ آزاد تھا ✅

38. ایسٹ ویسٹ سینٹر اور یونیورسٹی کے درمیان کیا تھا؟

(ا) دشمنی

(ب) مقابلہ اور قربت ✅

(ج) لاتعلقی

(د) دشمنی

39. جاپانی باغ کس جگہ واقع تھا؟

(ا) شہر میں

(ب) ساحل پر

(ج) ایسٹ ویسٹ سینٹر میں ✅

(د) مارکیٹ میں

40. جاپانی باغ میں کون سی چیز نمایاں تھی؟

(ا) عمارتیں

(ب) پھول، پانی اور مچھلیاں ✅

(ج) مجسمے

(د) سڑکیں

41. ہوائی کی فضا میں سب سے دل پذیر عنصر کیا تھا؟

(ا) موسم

(ب) عمارتیں

(ج) بین الاقوامی طلبہ کا میل جول ✅

(د) بازار

42. سبق میں مصنفہ کا اسلوب کیسا ہے؟

(ا) سنجیدہ

(ب) خشک

(ج) طنزیہ اور مشاہداتی ✅

(د) فلسفیانہ

43. ہوائی کو کس چیز کا مرکز کہا گیا؟

(ا) تجارت

(ب) سیاست

(ج) تعلیم اور ثقافت ✅

(د) صنعت

44. مصنفہ نے امریکی طرزِ زندگی پر کیا تبصرہ کیا؟

(ا) تعریف

(ب) طنز ✅

(ج) خاموشی

(د) مخالفت

45. سبق "ہوائی" میں کون سا عنصر نمایاں ہے؟

(ا) جنگ

(ب) سیاست

(ج) سفر اور مشاہدہ ✅

(د) تصوف

46. مصنفہ کا رویہ کیسا نظر آتا ہے؟

(ا) مایوس

(ب) خوش مزاج اور حقیقت پسند ✅

(ج) تلخ

(د) سنجیدہ

47. سبق کا اختتام کس احساس پر ہوتا ہے؟

(ا) خوف

(ب) اداسی

(ج) وابستگی اور خوشی ✅

(د) غصہ

48. ہوائی کی زندگی کا کون سا پہلو اجاگر ہوا؟

(ا) سیاسی

(ب) عسکری

(ج) سماجی و ثقافتی ✅

(د) مذہبی

49. مصنفہ کے مطابق ہوائی میں فطرت کی کیفیت کیسی تھی؟

(ا) محدود

(ب) سادہ

(ج) بھرپور اور رنگین ✅

(د) بے رنگ

50. سبق "ہوائی" کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(ا) تفریح

(ب) معلومات

(ج) ذاتی تجربات کے ذریعے دنیا کو دکھانا ✅

(د) نصیحت

💠 خلاصہ: ہوائی

سبق "ہوائی" ایک دل چسپ اور مشاہداتی سفرنامہ ہے جس میں مصنفہ نے ہوائی کے سفر، وہاں کی زندگی، قدرتی حسن اور امریکی معاشرت کا نہایت دلکش، طنزیہ اور حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ مصنفہ طویل ہوائی سفر سے خوف زدہ تھیں، خصوصاً اس خیال سے کہ ٹوکیو اور ہونولولو کے درمیان نیچے بحرالکاہل ہے اور زمین کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آتا، مگر شوہر کے پہلے سے ہوائی پہنچ جانے کی وجہ سے یہ سفر ناگزیر تھا۔ وہ اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ کراچی سے روانہ ہوئیں اور مختلف مقامات سے ہوتی ہوئی ہوائی پہنچیں۔

راستے میں کلکتہ کا تلخ تجربہ، ہانگ کانگ کی خوشگوار فضا، ٹوکیو کا قیام اور پھر جاپان ایئر لائنز کے ذریعے ہوائی کا سفر بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ راستے میں طوفان اور خوف کا سامنا رہا، مگر ہوائی جانے والا سفر غیر معمولی طور پر آرام دہ اور خوشگوار ثابت ہوا۔ ہونولولو پہنچ کر شوہر کی عدم موجودگی، بعد میں پھولوں کے ہاروں کے ساتھ غیر متوقع استقبال اور وقت کے فرق کی غلط فہمی ایک دلچسپ اور مزاحیہ صورت حال پیدا کرتی ہے۔

مصنفہ نے ہوائی کی گھریلو زندگی کا نقشہ بھی کھینچا ہے، جہاں شوہر کی لاپرواہ زندگی، بکھرا ہوا گھر اور پرانا سامان طنزیہ انداز میں بیان ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہوائی کی قدرتی خوبصورتی، بحرالکاہل کا نیلا پانی، سبز پہاڑ، صاف شفاف ساحل، ہنوما بے اور سمندری حیات کا ذکر نہایت مؤثر انداز میں کیا گیا ہے۔

سبق میں امریکی طرزِ زندگی، خاص طور پر سپر مارکیٹ کی افراط، سرمایہ دارانہ نظام اور بے تحاشا خریداری پر گہرا طنز ملتا ہے۔ مصنفہ نے ایسٹ ویسٹ سینٹر اور ہوائی یونیورسٹی کا تفصیلی ذکر کیا ہے جہاں مشرق و مغرب کے علماء اور طلبہ کو تحقیق، مطالعہ اور فکری آزادی کے مواقع میسر ہیں۔ مختلف ممالک کے طلبہ کا میل جول اس مرکز کو ایک عالمی تعلیمی ماحول عطا کرتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ سبق سفرنامہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سماجی، ثقافتی اور فکری مشاہدہ ہے جس میں مصنفہ نے ذاتی تجربات، مزاح، طنز اور قدرتی حسن کو خوبصورتی سے یکجا کیا ہے اور قاری کو ہوائی کی زندگی اور فضا سے روشناس کرایا ہے۔

🌸 سیاق وسباق اور تشریح:

📘 پیراگراف نمبر 1:

مصنفہ کو طویل ہوائی سفر سے سخت خوف تھا، خاص طور پر اس بات سے کہ ٹوکیو اور ہونولولو کے درمیان نیچے بحرالکاہل ہے اور زمین کا کوئی سہارا نظر نہیں آتا۔ طوفان کا تصور خوف میں اضافہ کر دیتا تھا، لیکن شوہر کے پہلے سے ہوائی پہنچ جانے کی وجہ سے واپسی ممکن نہ تھی۔ یوں مصنفہ اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف سفرنامہ „ہوائی“ (از دھنک پر قدم) کا ابتدائی حصہ ہے۔ اس حصے میں مصنفہ اپنے ہوائی سفر کے آغاز سے پہلے کے ذہنی کیفیت بیان کرتی ہیں۔ وہ طویل ہوائی سفر سے فطری خوف محسوس کرتی ہیں، خاص طور پر بحرالکاہل کے اوپر طویل پرواز اور ممکنہ طوفانوں کا خیال ان کے دل میں اضطراب پیدا کرتا ہے۔ تاہم شوہر کے پہلے ہی ہوائی روانہ ہو جانے کے باعث ان کے پاس سفر کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ اسی مجبوری کے تحت وہ اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ اس طویل اور خوف زدہ سفر پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ نے انسانی فطرت کے ایک عام مگر گہرے احساس یعنی خوف کو نہایت سادہ مگر مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔ بحرالکاہل کے اوپر لمبا ہوائی سفر، نیچے زمین کے کسی ٹکڑے کا نظر نہ آنا اور طوفان کا تصور ان کے دل میں بے چینی اور گھبراہٹ پیدا کرتا ہے۔ یہ خوف محض جسمانی نہیں بلکہ ذہنی اور نفسیاتی بھی ہے، جو انجانے خطرات سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس کے باوجود مصنفہ حالات کے آگے ہمت نہیں ہارتیں۔ شوہر کی جدائی اور گھریلو ذمہ داری ان کو سفر پر مجبور کر دیتی ہے۔ یوں یہ پیراگراف مصنفہ کے عزم، مجبوری اور حوصلے کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ خوف کے باوجود سفر کا فیصلہ کرتی ہیں اور زندگی کے نئے تجربات کی طرف قدم بڑھاتی ہیں۔

📘 پیراگراف نمبر 2:

کراچی سے بی او اے سی کی پرواز لی گئی جو تاخیر کے لیے مشہور تھی مگر اس کی سہولت اور عملے کی شائستگی کی وجہ سے مصنفہ اسے پسند کرتی تھیں۔ پہلی ٹھہراؤ کلکتہ میں ہوا جو مصنفہ کی جائے پیدائش تھی، لیکن وہاں ایئرپورٹ اور پولیس کے تلخ رویے نے ان کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچائی اور وہ دل برداشتہ ہو کر جلد وہاں سے روانہ ہو گئیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف سفرنامہ „ہوائی“ (از دھنک پر قدم) کے اس حصے سے لیا گیا ہے جہاں مصنفہ اپنے بیرونِ ملک سفر کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔ اس مقام پر وہ کراچی سے روانگی، بی او اے سی کی پرواز کے انتخاب اور اس کے مزاج کا ذکر کرتی ہیں۔ اسی سلسلے میں پہلی ٹھہراؤ کلکتہ میں ہوتا ہے جو مصنفہ کی جائے پیدائش ہے۔ وہ اس شہر سے جذباتی وابستگی رکھتی ہیں، لیکن وہاں پیش آنے والے تلخ تجربات ان کے جذبات کو مجروح کر دیتے ہیں۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ نے اپنے مشاہدے اور احساسات کو حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ بی او اے سی کی پرواز اگرچہ تاخیر کے لیے مشہور تھی، مگر اس کی آرام دہ نشستیں اور مہذب عملہ مصنفہ کو مطمئن کرتا ہے، جس سے ان کی عملی سوچ ظاہر ہوتی ہے۔ کلکتہ چونکہ ان کی جائے پیدائش تھی، اس لیے وہ وہاں ایک جذباتی تعلق اور اپنائیت کی امید لے کر پہنچتی ہیں، لیکن ایئرپورٹ اور پولیس کے نامناسب رویے نے ان کی اس امید کو توڑ دیا۔ اس تلخ سلوک نے نہ صرف ان کے ذاتی جذبات کو ٹھیس پہنچائی بلکہ پورے ماحول کو ناگوار بنا دیا۔ نتیجتاً وہ شدید دل برداشتگی کے ساتھ اس شہر کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ یہ پیراگراف اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ انسانی رویے کسی بھی مقام کی خوبصورتی یا تاریخی اہمیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔

📘 پیراگراف نمبر 3:

کلکتہ کے بعد ہانگ کانگ پہنچ کر مصنفہ کی روح تازہ ہو گئی۔ وہاں سے ٹوکیو کا سفر سخت طوفانی تھا اور پرانا جہاز مسلسل لرزتا رہا۔ جاپانی تاجر کی باتوں نے ہوائی کے سفر کا خوف مزید بڑھا دیا، مگر سیاحت کا شوق اور حالات نے خوف پر قابو پا لیا۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف سفرنامہ „ہوائی“ کے اس حصے سے تعلق رکھتا ہے جہاں مصنفہ کلکتہ کے بعد ہانگ کانگ اور پھر ٹوکیو کی جانب اپنے سفر کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔ کلکتہ کے تلخ تجربے کے بعد ہانگ کانگ میں پہنچ کر انہیں عارضی سکون ملا، مگر ٹوکیو کے لیے پرواز کے دوران سخت طوفانی حالات نے ان کے سفر کو دوبارہ تشویش ناک بنا دیا۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ نے اپنی سفر کے دوران کے خوف و جذبات کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ہانگ کانگ پہنچ کر روحانی اور جسمانی تازگی محسوس ہوئی، جو سفر کے تھکن اور کلکتہ کے ناخوشگوار تجربے کے بعد سکون دہ تھی۔ تاہم، ٹوکیو کا سفر طوفانی ہوا، اور پرانا جہاز مسلسل لرزتا رہا، جس سے خوف میں اضافہ ہوا۔ جاپانی تاجر کی تسلی دینے والی باتیں بھی خوف کو کم کرنے میں ناکام رہیں، بلکہ مصنفہ کے اضطراب کو بڑھاوا دیا۔ اس کے باوجود سفر کی دلچسپی اور حالات پر قابو پانے کی لگن نے ان کی ہمت بحال رکھی اور وہ سفر جاری رکھنے میں کامیاب رہیں۔

یہ پیراگراف انسانی خوف، ہمت اور سفر کے تجربات کو نمایاں کرتا ہے اور دکھاتا ہے کہ مشکل حالات میں بھی شوق اور ارادہ خوف پر غالب آ سکتا ہے۔

📘 پیراگراف نمبر 4:

ٹوکیو سے جاپان ایئر لائنز کے ذریعے ہوائی کا سفر نہایت آرام دہ اور خوش گوار ثابت ہوا۔ مصنفہ نے اللہ سے دعا کی اور یہ سفر ان کی توقعات کے برعکس انتہائی سکون اور خوشی سے مکمل ہوا، جسے وہ اپنی زندگی کے بہترین ہوائی سفر میں شمار کرتی ہیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف اس سفرنامے کے اس حصے سے تعلق رکھتا ہے جہاں مصنفہ کلکتہ اور ٹوکیو کے تجربات کے بعد جاپان ایئر لائنز کے ذریعے ہوائی کے لیے پرواز کی تفصیل بیان کر رہی ہیں۔ پچھلے طوفانی اور خوفناک تجربات کے بعد یہ پرواز خوشگوار اور سکون دہ رہی، جو مصنفہ کی سفر کی یادوں میں ایک خوشگوار مقام رکھتی ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ نے سفر کی خوشگوار اور آرام دہ کیفیت کو واضح کیا ہے۔ ٹوکیو سے ہوائی تک کا سفر پرانی جہاز کی لرزہ خیزی اور طوفانی خوف کے بعد سکون دہ اور پرسکون رہا۔ مصنفہ نے اللہ سے دعا کی اور سفر کے دوران سکون اور خوشی محسوس کی۔

یہ پیراگراف سفر میں خوف اور پریشانی کے بعد سکون، راحت اور خوشی کے تجربے کو اجاگر کرتا ہے۔ مصنفہ نے یہ سفر اپنی زندگی کے بہترین ہوائی تجربات میں شمار کیا، جو انسانی زندگی میں امید، دعا اور اللہ پر بھروسے کی اہمیت کو بھی نمایاں کرتا ہے۔

📘 پیراگراف نمبر 5:

رات ساڑھے دس بجے ہونولولو پہنچنے پر شوہر کی غیر موجودگی نے مصنفہ کو پریشان کر دیا، مگر بعد میں پھولوں کے ہار، ہوائی گیتوں اور نوجوانوں کے ساتھ شوہر کی آمد نے صورت حال کو خوشگوار اور مزاحیہ بنا دیا۔ وقت کے فرق کی غلط فہمی اس تاخیر کی اصل وجہ نکلی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف اس وقت کا بیان ہے جب مصنفہ اور ان کی بیٹی ہونولولو پہنچتی ہیں۔ پچھلے طوفانی سفر کے بعد اب وہ جزیرہ پر موجود ہیں اور شوہر سے ملاقات کی توقع رکھتی ہیں، لیکن شوہر کی غیر موجودگی سے پریشانی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ واقعہ ہونولولو کے استقبال اور مصنفہ کے جذباتی تجربات کے پس منظر میں بیان کیا گیا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں ہونولولو پہنچنے پر دلچسپ اور خوشگوار استقبال کو بیان کیا گیا ہے۔ رات کے وقت شوہر کی غیر موجودگی نے مصنفہ کو فکر مند کر دیا، لیکن بعد میں پھولوں کے گجروں، نوجوانوں کے گانے اور شوہر کی مسکراتی ہوئی آمد نے حالات کو خوشگوار اور مزاحیہ بنا دیا۔

یہ پیراگراف غلط فہمی، وقت کے فرق، اور خوشگوار ملاپ کی انسانی اور جذباتی صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔ مصنفہ کے اندازِ بیان میں مزاح، حیرت اور محبت کے جذبات واضح ہیں، جو سفر کو صرف جسمانی نہیں بلکہ جذباتی تجربے کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں۔

📘 پیراگراف نمبر 6:

گھر پہنچنے پر مصنفہ کو شوہر کی بے ترتیبی اور لاپرواہ زندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ بکھرا ہوا گھر، گندے برتن اور پرانا سامان طنزیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ اور بیٹی نے محنت سے گھر صاف کیا اور یوں ازدواجی زندگی کا ایک مزاحیہ مگر حقیقت پسندانہ نقشہ سامنے آتا ہے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف ہونولولو میں گھر واپس پہنچنے کے بعد کا واقعہ بیان کرتا ہے۔ پچھلے سفر اور استقبال کے بعد مصنفہ اپنی روزمرہ زندگی میں داخل ہوتی ہیں اور شوہر کی بے ترتیبی اور لاپرواہی کا سامنا کرتی ہیں۔ یہ حصہ گھریلو زندگی اور ازدواجی تجربات کے پس منظر میں آتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ گھریلو زندگی کے حقیقی اور مزاحیہ پہلوؤں کو بیان کرتی ہیں۔ گھر واپس پہنچنے پر انہیں شوہر کی بے ترتیبی، لاپرواہی اور پرانے سامان کے بیہودہ استعمال کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے کہ بکھرے ہوئے موزے، رومال، گندے برتن اور دیگر چھوٹے بڑے اشیاء۔ یہ منظر ازدواجی زندگی میں شوہر کی غیر ذمہ داری اور عورت کے محنتی کردار کو واضح کرتا ہے۔

مصنفہ نے طنزیہ انداز استعمال کرتے ہوئے شوہر کی لاپرواہی کو دلچسپ اور مزاحیہ بنایا ہے، تاکہ قاری نہ صرف حقیقت کو سمجھے بلکہ زندگی کی معمولی مشکلات پر مسکرائے بھی۔ ساتھ ہی بیٹی کے تعاون سے گھر کی صفائی اور سامان کی ترتیب مصنفہ کی محنت اور صبر کی تصویر پیش کرتی ہے۔

یہ پیراگراف ازدواجی تعلقات میں ہلکے پھلکے مزاح، حقیقت پسندی اور خواتین کی محنت کو بخوبی اجاگر کرتا ہے، اور قاری کو یہ احساس دلاتا ہے کہ خوشگوار ازدواجی زندگی کے ساتھ چھوٹی چھوٹی محنتیں اور روزمرہ کی جدوجہد بھی جڑی ہوئی ہیں۔

📘 پیراگراف نمبر 7:

مصنفہ نے ہوائی کے قدرتی حسن کو نہایت دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔ بحرالکاہل کا نیلا اور چمکدار پانی، سرسبز پہاڑ، شفاف ساحل اور ہنوما بے کی آبی مخلوق جزیرے کو جنت نظیر بناتی ہے۔ فطرت کے ہر رنگ کا حسین امتزاج یہاں نظر آتا ہے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مصنفہ کے ہوائی کے سفر کے دوران قدرتی مناظر اور جغرافیائی حسن کو بیان کرتا ہے۔ کلکتہ اور ٹوکیو کے سفر کے بعد، مصنفہ ہوائی پہنچتی ہیں اور وہاں کی فطرت، سمندر، پہاڑ اور ساحل کی خوبصورتی سے متاثر ہوتی ہیں۔ ہنوما بے کا ذکر کرتے ہوئے وہ آبی مخلوق اور صاف پانی کی تعریف کرتی ہیں، جو جزیرے کی دلکشی اور جنت نما ماحول کو اجاگر کرتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ قدرتی حسن کی تعریف اور دلکشی کو نہایت شاندار انداز میں بیان کرتی ہیں۔

بحرالکاہل کے نیلے پانی کی چمک اور شفافیت جزیرے کی کشش کو بڑھاتی ہے۔

سرسبز پہاڑ اور خوبصورت ساحل فطرت کے رنگ اور جغرافیائی امتزاج کو دکھاتے ہیں۔

ہنوما بے میں **آبی مخلوق** کی موجودگی جزیرے کی جاندار خوبصورتی کو نمایاں کرتی ہے۔

یہ پیراگراف مصنفہ کی مشاہداتی صلاحیت، قدرتی مناظر کی خوبصورتی کی تعریف اور جذباتی تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔ قاری کو محسوس ہوتا ہے کہ جزیرہ ہوائی ایک جنت نما مقام ہے جہاں قدرت نے ہر رنگ، ہر منظر اور ہر جاندار کو مکمل ہم آہنگی کے ساتھ رکھا ہے۔

📘 پیراگراف نمبر 8:

سبق میں سپر مارکیٹ کے ذریعے امریکی سرمایہ داری اور افراط پر طنز کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسٹ ویسٹ سنٹر کا ذکر ہے جہاں مشرق و مغرب کے علماء اور طلبہ کو فکری آزادی، تحقیق اور باہمی میل جول کے مواقع ملتے ہیں۔ یہ ادارہ عالمی تعلیمی اور ثقافتی ہم آہنگی کی علامت ہے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مصنفہ کے ہوائی کے سفر کے تجربے کا آخری حصہ ہے، جس میں وہ وہاں کے معاشرتی اور تعلیمی ماحول کا ذکر کر رہی ہیں۔ اس میں دو پہلو نمایاں ہیں: ایک طرف امریکی معاشرت کی خریداری، افراط اور سرمایہ داری کی جھلکیاں ہیں، جو سپر مارکیٹ کے منظر کے ذریعے پیش کی گئی ہیں، اور دوسری طرف ایسٹ ویسٹ سنٹر ہے، جہاں مشرق و مغرب کے علماء اور طلبہ علمی آزادی، تحقیق اور باہمی تبادلے کے مواقع حاصل کرتے ہیں۔ یہ پیراگراف مصنفہ کی دنیا کو دیکھنے کی وسعت، طنزیہ مزاج اور علمی قدروں کے تاثر کو ظاہر کرتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنفہ نے امریکی معاشرت کی افراط، سرمایہ داری اور خریداری کے بڑھتے ہوئے رجحان پر طنز کیا ہے، جسے سپر مارکیٹ کے مشاہدے کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ ہر شے کی بیش بہا مقدار، مختلف اقسام اور سیل کے اعلانات انسانی خواہشات کو بے قابو کر دیتے ہیں۔ اس کے برعکس، ایسٹ ویسٹ سنٹر ایک علمی اور ثقافتی مرکز کے طور پر پیش کیا گیا ہے جہاں طلبہ اور علماء مکمل آزادی کے ساتھ مطالعہ، تحقیق اور تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ یہ مرکز نہ صرف تعلیمی ترقی بلکہ عالمی ہم آہنگی اور ثقافتی میل جول کی علامت بھی ہے۔ مصنفہ اس سے یہ پیغام دیتی ہیں کہ معاشرتی افراط و فراوانی کے باوجود علمی آزادی اور بین الاقوامی تعاون انسانی ترقی اور فکری بلندی کے لیے ضروری ہیں۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.